احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 23- فروری 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 8

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

منگل 23- فروری 1999ء - 6 ذی قعدہ 1419 ہجری- 23 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 42

آیت الکرسی - علم کا خزانہ

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابو المنذر کیا تو جانتا ہے کہ جتنا قرآن تجھے یاد ہے اس میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے- میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں- حضورؐ نے دوبارہ یہی پوچھا تو میں نے کہا آیت الکرسی- اس پر حضورؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے ابو المنذر علم تجھے مبارک ہو-

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب فضل آیت الکرسی)

آیت الکرسی کو ہم اللہ کی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں

اللہ کے علم کی کرسی کے اندر ساری کائنات سمائی ہوئی ہے

اللہ کی جستجو میں ٹھہر کر وقت گذاریں تو اللہ کی صفات کا پتہ چلتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19- فروری 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 19- فروری 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے آیت الکرسی کی نہایت گہری عارفانہ تفسیر و تشریح فرمائی- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- اور کئی دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے آیت الکرسی کا حضرت مسیح موعود کا بیان فرمودہ ترجمہ سنایا حضور نے انگلستان کے ایک دانشور اور کئی کتب کے مصنف جان رسکن (1819-1900) کا یہ مقولہ بیان فرمایا کہ جتنی تیز رفتاری سے سفر کیا جائے اتنا ہی وہ بور اور تھکا دینے والا ہوتا جاتا ہے- حضور نے فرمایا آیت الکرسی کو سمجھنے کے لئے یہ فقرہ بہت مددگار ہے- انسان تیز رفتاری اس لئے اختیار کرتا ہے کہ اس کی ذات محدود ہے اور کائنات کی وسعت بہت زیادہ ہے- سائنسدان ایک ہی بات کو معلوم کرنے میں عمر گذار دیتے ہیں- یہ بات وہی ہے جو آیت الکرسی میں بیان ہوئی ہے کہ ولا یحیطون بشیءٍ- سائنسدان زندگی در زندگی کسی چیز کے اندر اترتے چلے جاتے ہیں مگر اس کا احاطہ نہیں کر سکتے- ناممکن ہے کہ وہ کسی علم کا احاطہ کر سکیں اگر وہ رفتار بڑھائیں گے تو علم کی گہرائی حاصل نہ ہو سکے گی اور رفتار کم کریں گے تو جستجو ختم نہ ہو سکے گی-

حضور ایدہ اللہ نے مثال کے طور پر ریشم کے کیڑے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کئی سائنسدانوں کی نسلیں گزر گئیں کہ یہ معلوم کر سکیں کہ یہ کیڑا اپنے ارد گرد ریشم کے دھاگے کا خول کیوں لپیٹتا ہے یہ کام کس طرح کرتا ہے- اس کو کس نے یہ سکھایا ہے؟ انسان یہ علم کبھی حاصل نہ کر سکے گا- وجہ یہ ہے کہ اس کو انسان نے پیدا نہیں کیا- حضور نے فرمایا ہم خدا کی ہستی کے شواہد کے طور پر آیت الکرسی کو پیش کرتے ہیں- کوئی انسان ادنیٰ سی بھی آنکھ کھول کر دیکھے تو اللہ کی ہستی کا انکار نہیں کر سکتا- ایک ریشم کے کیڑے پر ہی کیا منحصر ہے سمندر میں جا کر دیکھیں پوری کائنات اس کے اندر موجود ہے- اربوں کیڑے اس کے اندر موجود ہیں-

حضور نے فرمایا روزمرہ کے تیز رفتار سفر پر بھی رسکن کے قول کا اطلاق ہوتا ہے- جیٹ طیارے تیز رفتاری سے ساری دنیا کا چکر لگاتے ہیں مگر یہ سفر اتنا تھکا دینے والا ہوتا ہے کہ حالانکہ سیٹ پر بیٹھے ہوتے ہیں مگر تھکن نہیں اترتی- اس کی بجائے پیدل چل کر دیکھیں جسم تھکتا ہے لیکن دماغ لطف اٹھاتا ہے- خدا کے سامنے ساری کائنات چکر لگاتی ہے مگر وہ تھکتا نہیں کیونکہ وہ قائم بالذات ہے-

حضور نے حضرت مسیح موعود کی تفسیر کے حوالے سے فرمایا کرسی تخت کو بھی کہتے ہیں اور علم کو بھی- مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اللہ نے اس عرش کو اٹھایا ہوا ہے جس پر ساری کائنات بیٹھی ہے یہ اللہ کے علم کی کرسی ہے جس کے اندر ساری کائنات سمائی ہوئی ہے- اس علم نے ساری کائنات کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے تمام تر کائنات اس علم کے دائرے کے اندر رہے- یہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب اللہ ہر جگہ موجود ہو- یہی عظیم مشغلہ اتنا عظیم ہے کہ اللہ کو تھکاتا نہیں- اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر ہم نے دل لگانے کا مشغلہ ڈھونڈنا ہوتا تو اپنی ذات میں ہی تلاش کر لیتے- اللہ تعالیٰ اہل فکر کو دعوت دیتا ہے کہ ذرا دیکھو تو سہی زمین کی کتنی چیزیں ہیں جن کا بوجھ تم نے نہیں اللہ نے اٹھایا ہوا ہے- وہ زندگی پیدا کرتا ہے اس میں نئی سے نئی راہیں نکلتا ہے یہ اتنا وسیع مضمون ہے کہ انسان کی نسلیں قیامت تک اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں-

حضور ایدہ اللہ نے انگریز شاعر الیگزینڈر پوپ کا ذکر فرمایا کہ اس نے عظیم سائنسدان نیوٹن کے بارے میں ایسا جملہ کہا کہ جب سے دنیا بنی ہے کہ کسی نے کسی سائنسدان کے بارے میں ایسا جملہ نہیں کہا- اس نے کہا کہ قانون قدرت کے راز رات کے اندھیرے میں لپٹے پڑے تھے خدا نے کہا کہ نیوٹن ہو جا اور روشنی پھیل گئی- حضور نے فرمایا نیوٹن وہ سائنسدان ہے جس نے اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر کیا اور روشنی پالی- اگر سائنسدانوں میں سے کوئی ولی اللہ ہے تو وہ نیوٹن ہے- حضور نے نیوٹن کے بارے میں فرمایا نیوٹن نے عیسائیت کی گود میں پرورش پائی اسے تثلیث پڑھائی گئی مگر جوں جوں وہ خدا کے نور سے روشنی پاتا گیا وہ تثلیث سے بیزار ہوتا گیا- اور بائبل کی تشریحات کو تثلیث کے خلاف استعمال کرنے لگا- یوں لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا فیض ماضی میں سفر کر کے نیوٹن تک پہنچ گیا- وہ بائبل سے بکلی بیزار ہو گیا اور خدا کی ہستی کا پہلے سے زیادہ قائل ہو گیا- اس کو کیمبرج میں پروفیسر شپ دی گئی مگر اس الزام پر اسے نکال دیا گیا کہ یہ تثلیث کا مخالف ہے- اس نے پروفیسر شپ چھوڑ دی مگر خدا کو نہ چھوڑا- جب سے دنیا بنی ہے کسی سائنسدان کے ذریعے سوائے نیوٹن کے دنیاوی اور دینی علوم بیک وقت اس قدر نہیں پھیلے- لیکن اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں کہ پتہ نہیں دنیا میرے بارے میں کیا کہتی ہے مگر میں خود کو ایک ایسا بچہ سمجھتا ہوں جو علم کے سمندر کے کنارے ساحل پر سیپیاں جمع کر رہا ہو- یہ وہی بات ہے ولا یحیطون بشیءٍ....... علم کا سمندر کتنا گہرا اور کتنا وسیع ہے اس کا احاطہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- خدا کی ازلیت اور ابدیت کا یہ بھی ثبوت ہے کہ مخلوقات پر جتنا بھی غور کریں ان کی کنہ تک پہنچا ہی نہیں جا سکتا- سارے علوم انسان کی پیدائش سے بھی پہلے کے موجود ہیں- جس دماغ سے وہ سوچتا ہے وہ بھی اللہ کی عطا ہے یہ مضمون اپنی ذات میں ناپیدا کنار ہے حضور نے فرمایا میں خود اس علم کے سمندر کے کنارے ایک بچے کی طرح سیپیاں چن رہا ہوں- حضور نے فرمایا اللہ کی جستجو میں وقت گذاریں تو اللہ کی صفات کا پتہ چلتا ہے-

شجر کاری مہم

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اہالیان ربوہ ہر شجر کاری کے موسم میں اپنی مدد آپ کے تحت ربوہ کے ماحول کی خوشگواری کے لئے ہزاروں کی تعداد میں نہ صرف پودے لگاتے ہیں بلکہ پودہ لگانے کے بعد اس کی دیکھ بھال (کھاد' گوڈی' آبیاری اور حفاظت) کا خاطر خواہ انتظام بھی کرتے ہیں- یہ انتظام اہالیان ربوہ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی کرتے ہیں- یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی میں برکت ڈالی اور آج ربوہ میں جگہ جگہ درخت اور سبزہ لگا نظر آ رہا ہے- شدید موسم' کلر زدہ زمین' پانی کی کمی اور بہت سی مشکلات کے باوجود اہالیان ربوہ تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ اپنے شہر کو صاف ستھرا' سرسبز اور خوبصورت بنا کر ہی دم لیں گے-

موسم بہار کی آمد آمد ہے اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ شجر کاری کے لئے تیاری شروع کر دیں تاکہ بروقت پودے لگائے جا سکیں- گھروں کے اندر تو احباب اپنی مرضی سے پھلدار' سایہ دار اور پھولدار پودوں کا انتخاب کرتے ہیں البتہ باہر گلیوں اور میدانوں میں لگائے جانے والے پودہ جات کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھیں-

1- جہاں اوپر بجلی کے تار ہوں وہاں بڑے قد آور درخت نہ لگائے جایں- بلکہ چھوٹے قد والے پودے لگائے جائیں-

2- جہاں حفاظت کا کوئی مستقل انتظام نہ ہو سکتا ہو وہاں ایسے پودے لگائے جائیں جن کو عام مویشی بکریاں وغیرہ نہ کھاتے ہوں مثلاً کنیر' سکھچین وغیرہ-

3- جہاں سایہ دار درخت کی ضرورت ہو وہاں پر نیم' بکائن' ارجن وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں-

4- جن گھروں کے باہر پودے لگے ہوئے ہیں اور مزید پودے لگانے کی جگہ نہیں رہی- وہاں سبزہ کے لئے چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں گھاس اور موسمی پھول لگا دیئے جائیں-

اہالیان ربوہ کے بڑھتے ہوئے ذوق و شوق کو مد نظر رکھتے ہوئے گلشن احمد نرسری ربوہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اس وقت ہر قسم کے پودہ جات خواہ کتنی مقدار میں ہی کیوں نہ درکار ہوں فراہم کر رہی ہے- ہر قسم کے سادہ و رنگین گملہ جات- ہر قسم کی کھاد' باغبانی کے آلات اور تجربہ کار مالی بھی گلشن احمد نرسری میں موجود ہیں جن سے احباب استفادہ کر رہے

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کی پیروی کرے

یہ عادت اللہ ہے کہ جو کچھ بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں اور جو چھپنا چاہتے ہیں ان کو باہر نکالتا ہے اور سب کچھ بنا دیتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 13- نومبر 1998ء بمطابق 13- نبوت 1377 ہش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ مزمل کی آیت نمبر 9 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ آیت جس کی میں نے آج تلاوت کی ہے جیساکہ اس کے مضمون سے صاف ظاہر ہے یہ اللہ کی یاد میں دنیا سے اپنے کو جدا کرنے کی تلقین ہے۔ تبتل کا مطلب یہ ہے کہ ایسے جدا ہو جائے کہ گویا دنیا سے کٹ گیا ہے اور خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہو گیا ہے۔ یہاں تبتل کا یہ معنی نہیں کہ دنیا سے ہر قسم کے تعلقات کاٹ لے مگر ایسے تعلقات رکھے کہ تعلقات کے رہتے ہوئے بھی بظاہر یعنی تعلقات ظاہری طور پر رہیں لیکن دل ہمیشہ مائل بخدا رہے۔ یہ معنی ہے تبتل کا جو دراصل نبوت کے آغاز سے پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اس مضمون کو میں بعض احادیث نبویہ کی روشنی میں آغاز ہی میں کھولوں گا۔

یہ خیال کہ نبی' نبی بننے کے بعد تبتل کرتا ہے یہ درست نہیں۔ تبتل کے نتیجے میں نبی بنتا ہے۔ یہ ایک نمایاں فرق ہے جو پیش نظر رہنا چاہئے۔ اور ہر بڑا درجہ خواہ نبوت کا نہ بھی ہو صالحیت کا ہی ہو وہ تبتل ہی کی ایک سیڑھی ہے اور تبتل ہی کے ذریعے سے یہ سارے درجے عطا ہوتے ہیں۔ پس اس مضمون سے متعلق میں کچھ احادیث' کچھ حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات آج آپ کے سامنے رکھوں گا۔ الحکم جلد 5' 10- اکتوبر 1901ء صفحہ 3 پر حضرت مسیح موعود (-) نے اس آیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ "**خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو مقدم کرنا تو تبتّل ہے۔ تو تبتّل اور توکّل توام ہیں۔ تبتّل کا راز ہے توکّل اور توکّل کی شرط ہے تبتّل اور یہی ہمارا مذہب اس امر میں ہے۔**"

توام جڑواں کو کہتے ہیں جیسے جڑواں بھائی جو ایک دوسرے کے ہم شکل ہوں یا جڑواں بچے جو کلیتہً ایک دوسرے سے مشابہ ہوں اسی طرح حضرت مسیح موعود (-) کے نزدیک تبتل اور توکل ہیں۔ جتنا تبتل دنیا سے کرو گے اتنا ہی لازماً توکل اللہ پر ہونا چاہئے۔ اور جتنا توکل اللہ پر ہو اتنا ہی تبتل کرو گے تو گویا ایک ہی مضمون کے دو نام ہیں تبتل اور توکل۔

اس سلسلے میں پہلی حدیث جو میں نے چنی ہے یہ ترمذی کتاب المناقب سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ (-) اس کا ترجمہ میرے سامنے رکھا گیا ہے وہ چونکہ درست نہیں تھا اس لئے میں نے وہ ترجمہ نہیں پڑھا۔ اس ترجمے سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا نبوت کے حصول کے بعد خلوت نشینی شروع ہوتی ہے' بالکل برعکس مضمون ہے۔ خلوت نشینی کے نتیجے میں نبوت ملتی ہے۔ اور پھر یہ خلوت نشینی ٹوٹتی کیوں ہے؟ اس لئے کہ حکماً وہ شخص مجبور کر دیا جاتا ہے کہ اب تمہیں باہر نکلنا پڑے گا۔ پس اس کا ترجمہ یوں بنتا ہے (-) نبوت کا آغاز جس چیز سے ہوا ہے یہ مراد نہیں ہے کہ نبوت کے بعد شروع ہوا ہے۔ آغاز ہی میں' بچپن ہی میں جس بناء پر نبوت عطا ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف تبتل فرما رہے تھے اور اس تبتل کے بغیر آپ کو نبوت عطا نہیں ہونی تھی کیونکہ تبتل نبوت کی پہلی شرط ہے اس کے بعد نبوت عطا ہوا کرتی ہے۔

(فرمایا) کہتے ہیں اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبتل فرما رہے تھے تو کوئی رؤیا بھی ایسی نہیں ہوتی تھی جو صبح روز روشن کی طرح پوری نہ ہو جاتی ہو۔ تو رؤیا کا آغاز یہ بھی نبوت کی پہلی سیڑھی تھی۔ بعد میں جو الہامات اور مکاشفات کا واضح سلسلہ شروع ہوا ہے اس سے پہلے ایک مزہ چکھانے کے لئے خدا تعالیٰ نے رؤیائے صالحہ کا سلسلہ جاری فرمایا اور حضرت عائشہؓ خود تو اس وقت نہیں تھیں مگر لازماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا دیگر صحابہ سے سنا ہو گا کہ حالت یہ تھی کہ رات کو جو دیکھتے تھے صبح جس طرح صبح طلوع ہوتی ہے اسی طرح وہ رؤیا طلوع ہو جایا کرتی تھی۔ بعینہ وہی باتیں صبح ظاہر ہوتی تھیں گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل مزید یقین پہ قائم ہو جاتا تھا کہ جس راستے پر میں چلا ہوں وہی درست رستہ ہے اور اللہ اسی رستے پر ملے گا۔

(فرمایا) اس حالت پر جتنا اللہ نے چاہا آپ کو ٹھہرائے رکھا۔ (-) اور یہ وہ دور ہے جب آپ کو خلوت بہت پیاری تھی اور خلوت پیاری کر دی گئی آپ کے لئے (-) کوئی چیز بھی آپ کو اس سے زیادہ پیاری نہیں تھی کہ آپ علیحدہ رہیں اور دنیا سے قطع تعلق کر لیں۔ غار حرا میں جا کر رہنے کا جو سلسلہ ہے وہ اسی خلوت کی علامت ہے۔ پس غار حرا میں جانے سے پہلے نبوت عطا نہیں ہوئی بلکہ نبوت کی ابتدائی سیڑھیاں تھیں جو چڑھنے کے بعد پھر بعد میں غار حرا آتی ہے اور غار حرا میں جانے کے بعد کچھ عرصہ تک' جب تک اللہ نے چاہا آپ کو علیحدہ رکھا پھر حکماً آپ کو باہر نکالا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

یہ مضمون تمام سالکوں کے لئے برابر ہے۔ ہر وہ **شخص جو اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے اس نمونے کی پیروی کرے اور اس کو مدنظر رکھ کے پھر اپنا جائزہ لے کہ کس حد تک وہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا ہے یا بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔**

ایک دوسری حدیث جو مسلم کتاب الزھد والرقاق سے لی گئی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ **تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو' بے نیاز ہو' گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔** آنحضرت ﷺ نے تو نبوت کے بعد گوشہ نشینی ترک کردی تھی اس لئے یہ مراد نہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ختم ہو گئی۔ گوشہ نشینی ترک کی تھی محبت کی خاطر اور حکماً' پھر مجبور کردیئے گئے ہیں کہ گوشہ نشینی ترک کرو اس وقت آنحضرت ﷺ نے گوشہ نشینی ترک کی۔ لیکن اس میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں وہ بھی سیڑھیاں سی ہیں جو درجہ بدرجہ معاملے کو آگے بڑھا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے جو پرہیزگار ہو یعنی بدیوں سے رکنے والا' طبعاً عادتاً نیک مزاج ہو اور گناہوں سے اجتناب کرتا ہو' بے نیاز ہو۔ اس لئے اجتناب نہیں کرتا کہ لوگ دیکھیں اور اس کی تعریف کریں 'اس سے اجتناب ذاتی ہے اور لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ کس کس چیز سے اجتناب کر رہا ہے۔ اس کے اجتناب کی حالت ہی مخفی رہتی ہے اور وہ اس بات سے بے نیاز ہوتا ہے 'کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ دنیا کو پتہ لگ رہا ہے کہ نہیں کہ میں کس چیز سے بچ رہا ہوں' خدا کی خاطر کیا کیا تکلیف اٹھا رہا ہوں۔ جب بے نیاز ہوتا ہے تو پھر گمنامی اور گوشہ نشینی اختیار کرنا اس کا طبعی نتیجہ ہے۔ گوشہ نشینی اس کو دوہرا فائدہ دیتی ہے۔ ایک تو اس کی بے نیازی کی یہ شان ہے کہ وہ گوشہ نشین ہو جاتا ہے اور اس کو کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا کو اس کا کچھ پتہ بھی ہے کہ نہیں۔ دوسرے گوشہ نشینی کے نتیجے میں جس بنا پر وہ دنیا سے الگ ہوا یعنی اللہ کی محبت 'اس کو اس کا حق ادا کرنے کا زیادہ موقع مل جاتا ہے۔

اس کے بعد اب حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات جو اس مضمون سے تعلق رکھتے ہیں اور اسی مضمون کو آگے بڑھاتے چلے جارہے ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ملفوظات جلد 4 صفحہ 317 طبع جدید میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے یہ اقوال درج ہیں جو ملفوظات کہلاتے ہیں یعنی آپ نے زبانی مجالس میں یہ باتیں کی تھیں جنہیں بعد میں کتابی صورت میں شائع کردیا گیا۔ ضروری نہیں کہ بعد میں شائع کیا گیا ہو بہت سے ملفوظات ایسے ہیں جو ساتھ ساتھ الحکم وغیرہ میں مختلف جماعتی رسالوں میں شائع ہو رہے تھے اور اس وجہ سے ان پر یہ سند ہو گئی کہ حضرت مسیح موعود (-) نے جو کچھ کہا تھا وہی بات لکھی گئی ہے۔ جو لکھی گئی ہے وہی تھی جو حضرت مسیح موعود (-) نے فرمائی تھی۔ اس کے بعد بھی بہت سے ملفوظات شائع ہوئے ہیں جو حضرت مسیح موعود (-) کی زندگی میں شائع نہیں ہوئے تھے مگر ان کو مختلف راویوں کی سچائی تقویت دیتی ہے اور مختلف راویوں کا آپس میں ان امور پر اتفاق کرنا بتاتا ہے کہ وہ اگرچہ الگ الگ ہیں 'مختلف جگہوں کے رہنے والے ہیں مگر ملفوظات کے وقت چونکہ وہ بھی حاضر تھے انہوں نے وہی بات بیان کی ہے جو دوسرے راویوں نے بیان کی ہے۔ اب ملفوظات کا جو حصہ میں آپ کے سامنے پڑھنے لگا ہوں وہ یہ ہے۔

"اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر دنیا اور اہل دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے" اب یہ بات تو آپ کو بڑی عجیب سی لگے گی۔ اگر ظاہری نظر سے دیکھیں کہ اللہ سے محبت کے نتیجے میں دنیا سے نفرت ہو جاتی ہے اور کراہت ہو جاتی ہے۔ اللہ سے محبت ہی کے نتیجے میں دنیا سے سچی رحمت اور شفقت اور محبت کا سلوک انسان کو عطا ہوتا ہے۔ تو یہاں دنیادار اور مادہ پرستوں کا ذکر ہے۔ وہ جو خدا کو چھوڑ کر مٹی چاٹنے والے لوگ ہیں ان سے کراہت پیدا ہوتی ہے اور وہ کراہت بھی ایک نفرت کا رنگ رکھنے کے باوجود ان لوگوں کو مجبور کردیا کرتی ہے کہ ان کی اصلاح کے لئے ہر قربانی کریں۔ تو اصلاح کے لئے کوشش کرنا اس نفرت کے نتیجے میں مدھم نہیں پڑتا بلکہ جتنی زیادہ کراہت ہوتی ہے اتنی زیادہ انسان جدوجہد کرتا ہے کہ ان کو اس گندگی سے پاک وصاف کردے اور اس گند چاٹنے سے ان کو روک دے۔

یہ وضاحتیں ضروری ہیں ورنہ عام طور پر جو ہمارے اردو دان بھی ہیں وہ بھی سرسری نظر سے پڑھیں تو ان کو ان باریک باتوں کی غالباً سمجھ نہیں آئے گی لیکن جو زیادہ عالم نہیں ہیں سادہ مزاج احمدی ہیں ان کے لئے تو یہ وضاحتیں ضروری ہیں بہرحال۔ "بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بھی یہی حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں آپؐ اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپؐ اس تنہائی میں ہی پوری لذت اور ذوق پاتے تھے اور ایسی جگہ میں جہاں کوئی آرام کا اور راحت کا سامان نہ تھا اور جہاں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہو آپؐ وہاں کئی کئی راتیں تنہا گزارتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کیسے بہادر اور شجاع تھے۔ جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت آہی جاتی ہے اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ اہل دنیا بزدل ہوتے ہیں ان میں حقیقی شجاعت نہیں ہوتی۔"

اب یہ مضمون اسی تبتّل سے مسیح موعود (-) نے نکالا ہے اور عام طور پر اس تبتّل کے تعلق میں آپ کو یہ مضمون کہیں اور سنائی نہیں دے گا' کہیں اور آپ اس کو نہیں پڑھیں گے۔ صرف یہ حضرت اقدس مسیح موعود (-) ہیں جنہوں نے ایسا شاندار طبعی نتیجہ نکالا ہے تبتّل کا۔ **غار حرا میں اب بھی جو جانے والے جاتے ہیں اور جھانک کے دیکھتے ہیں ان کو ڈر لگتا ہے۔ وہ ایسی جگہ ہے اول تو اس کا چڑھنا مصیبت اور پھر اکیلے سفر کرنا اور غار میں جا کے بیٹھے رہنا آج کل بھی جو کمزور دل والے ہیں ان کو ڈر لگتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا کئی کئی دن وہاں جا کر ٹھہر جانا یہ آپؐ کی شجاعت کی علامت ہے۔ آپؐ بہت بہادر تھے۔**

پس وہ لوگ جو اندھیروں سے ڈرتے ہیں اور جنوں بھوتوں کا خوف کھاتے ہیں ان کے لئے یہ اسوۂ رسولؐ ایک بہت بڑی علامت ہے اس بات کی کہ خدا والے خوفزدہ نہیں ہوا کرتے۔ جب غیراللہ کا تصور ہی اٹھ گیا ہو تو نقصان کس نے پہنچانا ہے۔ یہ مضمون ہے جو شجاعت اور توکل کے ساتھ جڑواں بھائیوں کی طرح ہے۔ دیکھیں جتنا خدا پر اعتماد **بڑھے گا جتنا یقین ہو گا اتنا ہی زیادہ غیراللہ کا خوف اٹھتا جائے گا اور اگر نہیں اٹھے گا تو مومن کا کام ہے کہ ضرور اس کو توڑے اور اس کو رد کرے۔**

یہ میں نے اپنا تجربہ بھی ایک دفعہ بیان کیا تھا' شاید بھول گئے ہوں کچھ لوگ 'کسی ضمن میں میں نے بیان کیا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت اباجان اور سارے پہاڑ پر گئے ہوئے تھے اور میں اپنے گھر کے صحن میں اکیلا سویا کرتا تھا اور بعض دفعہ سوتے ہوئے ڈر لگتا تھا کیونکہ کہانیاں بھی عجیب و غریب مشہور تھیں کہ ایک جنّ آیا کرتا ہے کوئی نالے پر انڈے بیلنے والی عورت ہے جو چھت پر سے چھلانگ لگا کے آیا کرتی ہے۔ اس قسم کی کہانیاں پرانے زمانے سے چلی آرہی تھیں اس گھر کے متعلق۔ **تو ایک دفعہ اچانک مجھے خیال آیا کہ یہ تو شرک ہے۔ اگر کوئی بلا' کوئی جنّ نقصان پہنچا سکتا ہے اللہ کے اذن کے بغیر تو یہ بھی تو ایک شرک کی قسم ہے۔ تو میں کیوں ڈر رہا ہوں' مجھے کیوں نیند نہیں آرہی اس لئے میں نے مقابلہ کرنا ہے اب اس کا۔** اور اپنے آپ پہ سختی کرکے بھی مقابلہ کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مجھے بہادری عطا ہو۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد پھر میں نے خوب نظر دوڑائی کہ کون سی جگہ ہے جہاں سب سے زیادہ ڈرنے والی جگہ ہے۔ ہمارے ہاں ایک چھوٹا سا کمرہ ہوا کرتا تھا اس کمرے کے متعلق بڑی روایتیں تھیں کہ بڑی بلائیں وہاں ہوتی ہیں اور خاص طور پر وہ چمنی کی جگہ جہاں ہوتی تھی جہاں وہ آگ جلائی جاتی ہے اس کے متعلق بتایا جاتا تھا کہ یہ بڑی خطرناک جگہ ہے۔ تو میں رات کو اٹھا اور دروازہ کھول کے اس کمرے کی چمنی میں جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا اب جو بلاء آنی ہے آجائے اور میں اللہ پر توکّل کرتا ہوں مجھے پتہ ہے کہ کوئی بلاء مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی جب تک اللہ نہ چاہے۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اتنا سکون ملا ہے آرام سے چلا گیا بستر پر پڑتے ہی نیند آگئی 'کوڑی کی بھی پرواہ نہیں رہی۔

تو حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی اس عبارت کو پڑھتے ہوئے مجھے یہ اپنا ذاتی واقعہ یاد

آگیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) شناسا تھے ان باتوں کے۔ باوجود اس کے کہ خود آپ پر ایسا کوئی وقت نہیں گزرا لیکن صاحب عرفان تھے۔ انسانی نفسیات کو سمجھتے تھے۔ تو ہم نے جو چیزیں تلخ تجربوں سے سیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود (-) پر ایک عرفان کی صورت میں روشن تھیں اور یہی وہ مضمون ہے جو آپ غار حرا کے تعلق میں بیان فرما رہے ہیں۔ بے انتہا بہادر تھے اور اللہ پر کامل ایمان اور اللہ پر توکل کرنا اور اس کے نتیجے میں تبتل جو شروع کی عبارت میں نے پڑھی تھی دیکھیں کس طرح مضمون آپس میں جڑواں ہیں۔ تبتل اس لئے کیا تھا کہ اللہ پر توکل تھا اور اللہ سے محبت تھی اور اس کی خاطر تنہائی سے بالکل بے خوفی ہو گئی تھی، کوئی ذرا سا بھی ڈر باقی نہیں رہا۔

"جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت آ ہی جاتی ہے" یہ تو لازمہ ہے اس کا۔ "اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا" اب یاد رکھو آپ میں سے کون کون بزدل ہے وہ اپنے نفس پہ غور کر کے دیکھ لے۔ مومن صرف جنّات سے ہی بے خوف نہیں ہوتا بلکہ ہر دنیا کی بلاء سے بے خوف ہو جاتا ہے اور بے خوفی کا نسخہ یہ ہے۔ آپ کو طرح طرح کے خوف گھیر لیتے ہیں لوگ مجھے لکھتے رہتے ہیں خطوں میں کہ ہم اس بات سے ڈرتے ہیں یہ نہ ہو جائے' وہ نہ ہو جائے۔ ان کو میں لکھتا ہوں کہ وہ دعا کیا کرو کہ اللھم استر عوراتنا وامن روعاتنا اے اللہ ہماری اندرونی کمزوریوں پہ پردہ ڈال دے' جو ہمارے چھپانے کی جگہیں ہیں جن کو ہم چھپانا چاہتے ہیں ان پر اپنا ستاری کا پردہ رکھ لے وامن روعاتنا اور ہمارے خوفوں کو امن میں تبدیل فرما دے۔ یہ ایک بہت اچھی دعا ہے جس کو میں نے بارہا آزما کے دیکھا ہے۔

جب بھی اس قسم کے خطرات درپیش ہوں تو دراصل یہ خطرے دو ہی طرح کے ہوا کرتے ہیں۔ کچھ کمزور انسان اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہمیشہ خطرہ رہتا ہے کہ یہ پردہ پھٹ نہ جائے اگر پردہ پھٹ گیا تو دنیا دیکھے گی۔ تو ایک بڑا خوف اس بات کا رہتا ہے اور اکثر لوگوں کو اس قسم کا خوف لاحق ہوتا ہی ہے کیونکہ انسان کمزوریوں کا پتلا ہے اور دوسرا خوف وہ ان دیکھے خطرات ہیں جو باہر سے ان پر حملہ آور ہوتے ہیں کبھی حکومت کی طرف سے' کبھی پولیس کی طرف سے' کبھی بدمعاشوں کی طرف سے' کبھی ڈاکوؤں کی طرف سے' ہر قسم کے خطرات اس کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض ملکوں میں یہ روزمرہ کی زندگی کا دستور بن گیا ہے۔ اب پاکستان سے اکثر جو خط آتے ہیں وہ انہی خطرات کا ذکر کرتے ہوئے ان سے بچنے کے لئے دعا کے لئے خط آتے ہیں۔ ان کو میں جواباً یہی لکھتا ہوں کہ اس دعا پر غور بھی کرو اور یہ دعا مانگا کرو تو پھر خطرات سے تم بے خوف ہو جاؤ گے۔

اور یہ بے خوفی دو طرح سے نصیب ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ اللہ واقعتہً ان خطرات کو ٹال دیتا ہے۔ آپ کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کس کس موقع پر اللہ کی کس تقدیر نے کیسے کام کیا۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک خط آیا اور وہ عجیب سا خط تھا۔ وہ لکھنے والا کہتا ہے اس کے اپنے عزیز دوست کا واقعہ ہے کہ اسے ڈاکو پکڑ کر لے گئے اور بہت سختی اس پر کی اور دھکیلتے ہوئے بندوق کی نوک پر اس کو لے گئے تاکہ اس کو وہاں لوٹ کر وہ قتل بھی کر سکتے تھے' جو بھی کرنا تھا انہوں نے کرنا تھا۔ کہتے ہیں جب وہ لے گئے تو مجھ سے انہوں نے ایک سوال کیا اور وہ سوال یہ تھا کہ تم کون ہو' کس مذہب سے تمہارا تعلق ہے؟ اس شخص کو یہ توکل نصیب تھا اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ احمدی کہلانے پر اسے کیا ہوتا ہے۔ اس نے بڑی جرأت سے کہا کہ میں احمدی ہوں اللہ کے فضل سے اور جو تم نے کرنا ہے کرو احمدیت سے میں پھر نہیں سکتا نہ احمدیت کو چھپا سکتا ہوں۔ کہتے ہیں یہ بات سنتے ہی انہوں نے کہا کہ اچھا تم احمدی ہو تو لو اپنا سامان پکڑو اور چلے جاؤ۔ یعنی چلے جاؤ ان معنوں میں کہ اس کو دوبارہ آنکھوں پر پٹی باندھی تاکہ پتہ نہ چلے کہ کہاں آیا تھا اور کہاں سے لے جایا جا رہا ہے اور اسے اسی جگہ واپس چھوڑ گئے جہاں سے انہوں نے اس کو اٹھایا تھا۔ اب اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ توکل کا یہ بھی نتیجہ ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف توکل والے کو اگر نقصان پہنچ بھی جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ اللہ نے مجھے دیا تھا اور اسی نے واپس لے لیا' اس نے امتحان لیا تو میں اس امتحان میں کیوں ناکام ہوں اور پھر اللہ اس کو بہت دیتا ہے۔ تو یہ دو طرح سے توکل ہیں جو اللہ پر یقین کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور تبتل کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔

اب ایک اور حضرت مسیح موعود (-) کا اقتباس ہے ملفوظات جلد 4 صفحہ 664 طبع جدید سے لیا گیا ہے۔ عنوان اس کا یہ ہے انبیاء اور رسل کی خلوت پسندی۔ فرماتے ہیں "یہ مت سمجھو کہ انبیاء و رسل اپنے مبعوث ہونے کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں" مبعوث ہونے کے لئے درخواست کیسے کر سکتے ہیں وہ تو بھاگتے ہیں دنیا سے اور پتہ ہوتا ہے کہ جہاں مبعوث ہوئے وہاں بے شمار کام اور ذمہ داریاں پڑ جائیں گی۔ ان کو کیسے نبھائیں گے' ان کو نبھانے کی خاطر لوگوں سے ملنا ہے' ہر وقت کی آمد و رفت یہ ساری چیزیں اس بعثت کا طبعی نتیجہ ہیں۔

فرماتے ہیں "ہرگز نہیں۔ وہ تو ایسی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں کہ بالکل گمنام رہیں اور کوئی ان کو نہ جانے مگر اللہ تعالیٰ زور سے ان کو حجروں سے باہر نکالتا ہے" اب دیکھیں کیسا جبر کرتا ہے اللہ ان کے اوپر کیونکہ اللہ کو ایسے ہی آدمی چاہئیں۔ جس قسم کا ملازم انسان نے رکھنا ہو اگر وہ صفات مل جائیں تو انسان اس کے انکار کے باوجود بھی کوشش یہی کرے گا کہ میں اسے رکھ لوں۔ ایسی بہت سی مثالیں تاریخ میں ملتی ہیں کہ لوگوں نے ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا اور حاکم وقت نے زبردستی وہ ذمہ داری ان کے سپرد کی۔ تو فرماتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ زور سے ان کو حجروں سے باہر نکالتا ہے۔ ہر ایک نبی کی زندگی ایسی ہی تھی آنحضرت ﷺ تو دنیا سے پوشیدہ رہنا چاہتے تھے۔"

اب دیکھیں حضرت مسیح موعود کا تقویٰ اور صدق کہ آنحضرت ﷺ کی غیر معمولی محبت کے باوجود باقی نبیوں کا جو حق تھا وہ بھی ادا کرنے سے پیچھے نہیں رہے۔ یہ ہر نبوت کا خاصہ ہے مگر ان کے درجے ہیں' الگ الگ مقامات ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی خلوت نشینی کا درجہ سارے نبیوں سے بڑھ کر تھا اور جو عناصر ذمہ دار تھے خلوت نشینی کے وہ آنحضرت ﷺ کی صورت میں بہت زیادہ شدید تھے۔ پس گو تمام نبیوں میں یہ قدر مشترک ہے لیکن آنحضرت ﷺ میں سب سے زیادہ پائی جاتی تھی۔

"ہر ایک نبی کی زندگی ایسی ہی تھی۔ آنحضرت ﷺ تو دنیا سے پوشیدہ رہنا چاہتے تھے یہی وجہ تھی جو غار حرا میں چھپ کر رہتے اور عبادت کرتے رہتے۔ ان کو کبھی وہم بھی نہ آتا تھا کہ وہ وہاں سے نکل کر کہیں (-) (الاعراف 159)" وہ یہ وہم بھی نہیں کر سکتے تھے کہ وہ غار حرا سے نکلیں اور سارے بنی نوع انسان کو مخاطب ہو کر کہیں' اے انسانو! اے وہ تمام انسانو! اے تمام بنی نوع انسان (-) میں تم سب کی طرف رسول بنا کے بھیجا گیا ہوں۔ کوئی ایک انسان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

"آپ" کا منشاء یہی تھا کہ پوشیدہ زندگی بسر کریں مگر اللہ تعالیٰ نے یہ نہ چاہا اور آپ کو مبعوث فرما کر باہر نکالا اور یہ عادت اللہ ہے کہ جو کچھ بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں" اب ایک اور بات بھی پیش نظر رکھ لیں اچھی طرح۔ جو بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں۔ اب اس میں گہری حکمت ہے۔ وہ آرزو ان کی نیت کو گندہ کر دیتی ہے اور اپنی بڑائی کی آرزو ان کو ذمہ داریوں سے غافل کر دیتی ہے جو لوگوں کی خاطر انہوں نے قبول کرنی ہوتی ہیں۔ پس جماعت میں یہی حکمت کا نظام رائج ہے۔ دنیا میں اور کوئی ایسی جماعت نہیں جہاں یہ سلسلہ رائج ہو کہ جو شخص بھی اپنے لئے عہدے کی خواہش کرے اس کو ہمیشہ کے لئے عہدوں سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ جو شخص اپنے عہدے کے لئے کسی کو کہے کہ مجھے چن لو اور ثابت ہو جائے اس کو آئندہ سے عہدوں کا نااہل قرار دے دیا جاتا ہے۔ اب یہ بات عجیب سی ہے کیونکہ دنیا کی کسی ڈیماکریسی میں یہ نہیں ہے۔

ہر ڈیماکریسی میں عہدے کی خواہش اس شخص کے دل سے اٹھتی ہے جو کچھ بننا چاہتا ہے اور جب وہ خواہش کرتا ہے تو پھر پراپیگنڈے کی بھی اجازت ہے۔ پھر وہ پارٹیاں بنتی ہیں جو پھر اس کو منتخب کرتی ہیں اس کے ہم خیال لوگ اکٹھے کئے جاتے ہیں تو اس کو ڈیماکریسی کہا جاتا ہے۔ مگر اس ڈیماکریسی ہی میں برق خرمن موجود ہے' وہ آگ موجود ہے جو خرمن کو جلا دیا کرتی ہے۔ اس لئے دنیا میں کہیں بھی کوئی ڈیماکریسی نہیں سوائے

جماعت احمدیہ کے، جس کو سچی ڈیماکریسی کہتے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کے سوا دنیا کی کسی جماعت کو نصیب نہیں خواہ وہ سیاسی جماعت ہو خواہ مذہبی جماعت ہو۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس ڈیماکریسی کا جو جماعت احمدیہ کو اللہ نے عطا فرمائی ہے جو بھی عہدے کی خواہش کرے گا وہ اس عہدے کا نااہل۔

اب افغانستان پر نظر ڈال لیں یا پاکستان پر، دیکھیں عہدوں کی خواہشوں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ساری تباہی پاکستان پر خصوصیت کے ساتھ عہدوں کی خواہش کی وجہ سے ہے اور یہی دوڑ ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ مجھے کچھ نصیب ہو اور اس دوڑ نے سارے ملک کو گندہ کر رکھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو انبیاء کا سلسلہ چنا ہے اس میں ہم سب کے لئے ہمیشہ کے لئے سبق ہے۔ انبیاء کو چننے کے طریق نے ہی دنیا کی عظیم الشان راہنمائی فرمائی ہے جو کوئی دنیا کا فلسفی راہنمائی نہیں کر سکتا تھا، نہ کر سکا ہے۔

"آپ کو مبعوث فرما کر باہر نکالا۔ **یہ عادت اللہ ہے کہ جو کچھ بننے کی آرزو کرتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں اور جو چھپنا چاہتے ہیں ان کو باہر نکالتا ہے اور سب کچھ بنا دیتا ہے۔** پس یقیناً سمجھو کہ میں بھی تنہائی کی زندگی کو پسند کرتا ہوں" اب جبکہ حضرت مسیح موعود(-) پر سارے بوجھ ڈال دیئے گئے تھے اس وقت بھی آپ کے دل کا عالم یہ تھا کہ سب کے اندر رہتے ہوئے بھی تنہائی کو پسند کر رہے تھے۔ "وہ زمانہ جو مجھ پر گزرا ہے اس کا خیال کر کے مجھے اب بھی لذت آتی ہے" کتنے مزے تھے کہ جب میں اکیلا رہا کرتا تھا۔ کوئی پوچھنے والا نہیں تھا کسی کی ذمہ داری ادا نہیں کرنی تھی۔ اب دیکھو کیسا ہجوم خلائق ہو گیا ہے مگر اب سوچتا ہوں پرانی باتیں تو بہت مزہ آتا ہے۔ کیسی پیاری زندگی بسر کر رہا تھا۔

"میں طبعاً خلوت پسند تھا مگر خدا تعالیٰ نے مجھے باہر نکالا اور پھر اس حکم کو میں کیونکر رد کر سکتا تھا۔ میں اس نمود و نمائش کا ہمیشہ دشمن رہا لیکن کیا کروں جب اللہ تعالیٰ نے یہی پسند کیا تو میں اس میں راضی ہوں اور اس کے حکم سے منحرف ہونا بھی پسند نہیں کر سکتا۔ اس پر دنیا کے جو جی میں آئے کہے میں اس کی پرواہ نہیں کرتا" پس وہ جو بے نیازی پہلے حضرت مسیح موعود(-) نے بیان فرمائی ہے توکل کے نتیجے میں عطا ہوتی ہے۔ یہ پھر اسی کا ذکر فرمایا ہے کہ جو چاہے دنیا کہتی پھرے مجھے تو کوئی پرواہ نہیں مگر میرے دل کی وہی حالت ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔

ایک اور عبارت ملفوظات جلد 4 صفحہ 7 طبع جدید سے لی گئی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود(-) فرماتے ہیں۔ "یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں وہ اس بات کے حریص اور آرزومند نہیں ہوتے کہ لوگ ان کے گرد جمع ہوں اور اس کی تعریفیں کریں" ہرگز ان کو کوئی حرص نہیں ہوتی لوگ جمع ہوں اور تعریفیں ہو رہی ہیں، ایک جمگھٹا بن گیا ہے۔ یہ دیکھو یہ بہت بزرگ آدمی ہے، بہت نیک انسان ہے۔ "وہ دنیا سے الگ رہنے میں راحت سمجھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مامور ہونے لگے تو انہوں نے بھی عذر کیا" کہ اللہ مجھ پہ قتل بھی ہے، میرا بھائی مجھ سے بولنے میں بہتر ہے۔ حضرت مسیح موعود(-) فرما رہے ہیں یہ عذر تھا اصل میں۔ چاہتے نہیں تھے کہ ان پر ذمہ داری ڈالی جائے، ان کو دنیا میں بھیجا جائے تو انہوں نے عذر کیا۔

"اسی طرح آنحضرت ﷺ غار میں رہا کرتے تھے وہ اس کو پسند کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ خود ان کو باہر نکالتا ہے اور مخلوق کے سامنے لاتا ہے۔ ان میں ایک حیا ہوتی ہے" یہ حیا کا مضمون پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اسی مضمون کے تعلق میں حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں "اور ایک انقطاع ان میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ انقطاع تعلقات صافی کو چاہتا ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک لذت اور سرور پاتے ہیں۔"

حیا کیسی ہوتی ہے۔ حیاء اس بات کی کہ ایسے لوگوں کی جب تعریف کی جائے تو وہ اندر ہی اندر دل میں بے حد شرم محسوس کرتے ہیں خواہ وہ سچی تعریف ہو خواہ جھوٹی۔ جھوٹی تعریف کو تو وہ کراہت سے دیکھتے ہیں۔ ایسی بات جو ان میں موجود نہ ہو وہ صاف کہیں گے غلط کہہ رہا ہے مجھ میں نہیں ہے۔ کیونکہ بعض لوگ قابل تعریف باتوں میں ایسی باتیں بھی بعض دفعہ بیان کرتے ہیں جو انبیاء کے نزدیک قابل تعریف نہیں اور وہ نہیں ہوتیں ان میں۔ لیکن لوگ کہتے ہیں تو کہتے ہیں غلط ہے، بالکل یہ بات نہیں۔ مگر اپنی تعریف سے شرما جاتے ہیں۔ اور یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعود(-) بیان فرما رہے ہیں کہ مخلوق کے سامنے خدا لاتا ہے حالانکہ وہ مخلوق سے شرما رہے ہوتے ہیں اور یہاں شرمانا بدیوں کی وجہ سے نہیں، نیکیوں کی وجہ سے ہے۔

اب دیکھیں کتنا فرق ہے ان دو شرمانے کے انداز میں۔ ایک شخص کو اگر وہ بدیوں سے پُر ہو اور اسے باہر ننگا کیا جائے دیکھیں کتنا شرمائے گا۔ انبیاء کا حال بالکل جداگانہ ہے وہ جب خدا کے حکم پر باہر نکلتے ہیں تو بے حد شرماتے ہیں، کنواری دلہن سے بھی بڑھ کر شرماتے ہیں کہ اب تو میری خوبیاں ظاہر کی جائیں گی مجھے لوگوں کے سامنے ان معنوں میں ننگا کیا جائے گا کہ میرے سارے چھپے ہوئے ہنر اور خوبیاں اور حسن یہ ان پر ظاہر کر دیئے جائیں گے اور ایسا ہی اللہ کرتا ہے۔

"اور ایک انقطاع ان میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ انقطاع تعلقات صافی چاہتا ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک لذت اور سرور پاتے ہیں" **تعلقات صافی کیا ہوئے۔ ایسے تعلقات جن پہ دنیا کی نظر ہی نہیں۔ انسان جس سے محبت رکھتا ہے اور حقیقی محبت رکھتا ہے اس سے تعلق اور اس سے تنہائی اور خلوت کے دوران ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی اور بھی اسے دیکھ رہا ہو۔ صرف وہ ہو، اس کا محبوب ہو** بس یہی اس کی زندگی ہو جاتی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود(-) اس مضمون کو بیان فرما رہے ہیں۔ تعلقات صافی کو چاہتا ہے جس میں کسی غیر کی آمیزش نہ ہو۔ "وہ انقطاع تعلقات صافی کو چاہتا ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک لذت اور سرور پاتے ہیں۔ لیکن وہی انقطاع اور صفائی قلب اللہ تعالیٰ کی نظر میں ان کو پسندیدہ بنا دیتی ہے۔"

اب جتنا وہ زیادہ علیحدگی میں محبت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اللہ کو اتنے ہی پیارے لگتے ہیں۔ تو دنیا سے بے نیاز، قطع نظر اس کے کہ کوئی ان کے حسن کو جانتا ہے یا نہیں مجھ پر ہی اپنا حسن کھول رہے ہیں اور میری خاطر فدا ہیں میرے ہی لئے وقف ہیں۔ چنانچہ یہ انقطاع ان کو اور بھی زیادہ اللہ کی نظر میں پسندیدہ بنا دیتا ہے۔ "اور وہ ان کو اصلاح خلق کے لئے برگزیدہ کر لیتا ہے" اس انقطاع کے باعث یہ جانتے ہوئے کہ اپنے نفس کی ان کو ادنیٰ بھی حاجت نہیں ہے کسی نفسانی خواہش کی خاطر یہ کچھ بھی نہیں چاہتے، صرف میرے لئے ہیں جب میرے لئے چاہتے ہیں تو پھر لازماً اللہ جانتا ہے کہ میری مخلوق کا سب سے زیادہ حق یہی ادا کر سکیں گے۔ یہ ہے ان کو نبی بنانے کی مصلحت۔

"وہ ان کو اصلاح خلق کے لئے برگزیدہ کر لیتا ہے" برگزیدہ کا ایک عام مفہوم یہ ہے کہ بزرگ انسان، وہ بڑا برگزیدہ آدمی ہے۔ مگر یہاں اصلاح خلق کے لئے برگزیدہ بنے رہتے ہیں ان معنوں میں وہ برگزیدہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی اصلاح خلق کے دوران یہ بھی تو ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ تعلق اللہ سے ٹوٹ کر یا کچھ مدھم ہو کر بنی نوع انسان کی طرف منتقل ہوتا رہے لیکن اللہ جانتا ہے کہ ان کا تعلق مجھ سے بنی نوع انسان کی تربیت کے دوران کم نہیں ہوگا بڑھتا ہی چلا جائے گا کیونکہ وہ جو تکلیف ہو رہی ہے ان کو وہ اور زیادہ میری طرف کھینچے گی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود کے یہ جملے بہت ہی گہرے مضمون کے حامل ہیں۔

"وہ ان کو اصلاح خلق کے لئے برگزیدہ کر لیتا ہے جیسے حاکم چاہتا ہے" یعنی کوئی حاکم دنیا کا "جیسے حاکم چاہتا ہے کہ اسے کارکن آدمی مل جاوے اور جب وہ کسی کارکن کو پا لیتا ہے تو خواہ وہ انکار بھی کر دے مگر اسے منتخب کر ہی لیتا ہے" دنیا میں بھی اگر کسی حاکم کو ایسا آدمی مل جائے کہ اس کو عہدے سے کوئی لگن نہ ہو اور عہدے سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہو تو اس کو پکڑے گا کہ تُو ہی تو مجھے چاہئے اس لئے اب میں تمہیں جانے نہیں دوں گا، تمہیں مجبور کروں گا کہ تم یہ عہدہ سنبھالو۔ "اسی طرح **اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو مامور کرتا ہے وہ ان کے تعلقات صافیہ اور صدق و صفا کی وجہ سے انہیں اس قابل پاتا ہے کہ انہیں اپنی رسالت کا منصب سپرد کرے۔** یہ بالکل سچی بات ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ایک قسم کا جبر کیا جاتا ہے۔"

اب اللہ جبر بھی کرتا ہے تو اپنے پیارے بندوں پر، **مگر ایک قسم کا جبر** جو ہے اس نے اس مضمون کو نرم کردیا ہے۔ "انبیاء علیہم السلام پر ایک قسم کا جبر کیا جاتا ہے۔ وہ کوٹھڑیوں میں بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں اور اسی میں لذت پاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی کو ان کے حال پر اطلاع نہ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ جبراً ان کو کوٹھڑی سے باہر نکالتا ہے پھر ان میں ایک جذب رکھتا ہے اور ہزارہا مخلوق طبعاً ان کی طرف چلی آتی ہے" یہی واقعات حضرت اقدس مسیح موعود(-) کی زندگی میں ہمیں ملتے ہیں۔ آپ کے (رفقاء) کی روایات میں ملتے ہیں۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود(-) ریتی چھلہ میں جارہے تھے جو قادیان میں ایک کھلی ریت کی جگہ تھی۔ ایک (رفیق) بیان کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھ اس وقت عشاق کا ایک جمگھٹا تھا آگے پیچھے دوڑے پھرتے تھے اور ایک عجیب منظر تھا ان کے عشق کا، ان کی فدائیت کا۔ تو ایک سکھ نکل آیا وہاں سے اس نے کہا "غلام احمدا تو اوہی اے ناجنھوں تیرا پیو میرے نال چھوٹے ہوندے گھلن واسطے ڈاہ دیا کرداسی" یعنی بلّے بلّے کیا زمانہ آگیا ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ تمہارا باپ مجھے تجھ سے کشتی کروایا کرتا تھا اور یہ اس نے نہیں بتایا کہ کون گرایا کرتا تھا۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مسیح موعود(-) ہی گراتے ہوں گے۔ ورنہ وہ کہتا "میں تینوں ڈھالیا کرداسی" بالکل نہیں کہا "تے ہُن دیکھو جی اے لوگ سارے تیرے نال نٹھے پھردے نے" ان کی حضرت مسیح موعود(-) کو کوئی بھی پرواہ نہیں تھی کون نٹھے پھردا اے، کیوں نٹھے پھردا اے۔ آپ کو تو تنہائی چاہئے تھی مگر یہی واقعہ ہر نبی کی زندگی میں اللہ تعالیٰ دوہراتا رہتا ہے۔

"اگر خدا تعالیٰ مجھے یہ اختیار دے" یہ اقتباس ملفوظات جلد نمبر1 صفحہ311 طبع جدید سے لیا گیا ہے۔ **"اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے تو کس کو پسند کرتا ہے تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ میں خلوت کو اختیار کروں گا۔"** اس سارے کاروبار کے باوجود جہاں تک میرے دل کی تمنا ہے میں خلوت ہی کو اختیار کروں۔ **"مجھے تو کشاں کشاں میدان عالم میں اسی نے نکالا ہے"** کشاں کشاں جیسے کھینچ کھینچ کے نکالا جاتا ہے۔ "جو لذت مجھے خلوت میں آتی ہے اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔ میں قریب پچیس سال تک خلوت میں بیٹھا رہا ہوں اور کبھی ایک لحظہ کے لئے بھی نہیں چاہا کہ دربار شہرت میں کرسی پر بیٹھوں۔ مجھے طبعاً اُس سے کراہت ہے کہ لوگوں میں مل کر بیٹھوں مگر اَمر آمر سے مجبور ہوں۔"

اب آپ کو جتنی بھی روایتیں ملتی ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود(-) مل کر بیٹھا کرتے تھے یہاں تک کہ کھانا بھی باہر کھاتے رہے اس سے اندازہ کریں کہ کتنی مشکل تھی یہ بات لیکن رضائے باری تعالیٰ، اللہ کا حکم ہے اس وقت بھی آپ کی ایک تکلیف کی حالت ہوتی تھی اور ہنسی خوشی برداشت کرتے تھے، یہاں تک کہ روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ جب مل کے بیٹھتے تھے تو ہمیشہ ہنستے کھیلتے خوشیوں کے ساتھ، مجال ہے جو کسی کو ذرا بھی احساس ہو کہ اندر سے یہ شخص کتنی کوفت قبول کررہا ہے اپنے لئے۔ کتنی مشکل میں سے گزر کر یہ ہمارے دل رکھ رہا ہے مگر رضائے باری تعالیٰ، اللہ نے حکم دیا تھا آپ نے کہا ٹھیک ہے میں حاضر ہوں۔ "مجھے طبعاً اُس سے کراہت ہے کہ لوگوں میں مل کر بیٹھوں مگر امرِ آمر سے مجبور ہوں" فرمایا "مَیں باہر بیٹھتا ہوں یا سیر کرنے جاتا ہوں اور لوگوں سے بات چیت کرتا ہوں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل کی بنا پر ہے۔"

حضرت اقدس مسیح موعود(-) نے جو اپنے نشانات براہین احمدیہ میں لکھے تھے ان میں سے سواں نشان جو براہین احمدیہ کی ایک پیش گوئی ہے اس کے صفحہ241 میں درج ہے اس کا ذکر حضرت مسیح موعود(-) خود فرمارہے ہیں کہ تمہیں میرے ماضی کے حالات کا پتہ نہیں کیا حالات تھے اور انہی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمالیا تھا کہ تمہیں میں ضرور باہر نکالوں گا لیکن حضرت مسیح موعود کو اس وقت اس کا مضمون سمجھ نہیں آرہا تھا تنہا پسند، علیحدگی میں بیٹھے ہوئے اور یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے وہم وگمان بھی نہیں آسکتا تھا کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ اتنی شہرت دے گا مگر خدا تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ اس شہرت کے لئے پہلے سے ہی تیاری کی ہوئی تھی۔ ساری تنبیہات موجود تھیں جب وہ وقت آنا تھا اس وقت یاد آتا کہ اللہ تو پچیس سال پہلے مجھے یہ سب کچھ بتا چکا تھا۔

اس مضمون کو آپ یوں بیان فرمارہے ہیں۔ "براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی ہے جو اس کے صفحہ241 پر درج ہے اور پیشگوئی کی عبارت یہ ہے (-) دیکھو صفحہ241 براہین احمدیہ مطبوعہ1881ء" 1882ء میں پہلا ماموریت کا الہام ہوا ہے آپ کو اور مسیح اور مہدی کے منصب پر فائز ہونا بہت بعد کا واقعہ ہے۔ 1889ء میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے بطور مہدی بیعت لینے کی اجازت فرمائی ہے تو یہ اس سے بہت پہلے کے واقعات ہیں۔ براہین احمدیہ جو چھپی تھی اس میں گویا ان سب باتوں کی پہلے سے پیشگوئی موجود تھی۔ فرماتے ہیں۔ "براہین احمدیہ مطبوعہ 82-1881ء مطبع سفیر ہند پریس امرتسر"

ترجمہ: یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود(-) کا اپنا ہے۔ "خدا کے فضل سے نومید مت ہو اور یہ بات سن رکھ کہ خدا کا فضل قریب ہے۔ خبردار ہو" خبردار ہو کا مطلب ہے کہ اس بات پر گواہ بن جاؤ اس کو اچھی طرح پلے باندھ رکھو۔ اس کے لئے لفظ خبردار استعمال ہو سکتا ہے۔ خبردار بعض دفعہ خطرناک چیزوں سے بچنے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے اور بعض دفعہ اچھی چیزوں کو توجہ سے، غور سے دیکھنے کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے تو یہاں اس کا یہ موقع ہے۔ فرمایا "خبردار ہو کہ **خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک راہ سے تجھے پہنچے گی اور ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق ہو جائیں گی۔ ان پر گڑھے پڑ جائیں گے۔"** "خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القاء کریں گے مگر چاہئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے بد خلقی نہ کرے اور چاہئے کہ تو ان کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔ اس پیشگوئی کو آج پچیس برس گزر گئے جب یہ براہین احمدیہ میں شائع ہوئی تھی۔"

مجھے یہ پڑھتے ہوئے ہمیشہ حضرت مسیح موعود(-) کے متعلق اللہ تعالیٰ کی تنبیہ کہ تُھک نہ جائے، یہ ملاقاتوں کے دوران یاد آتی ہے خصوصاً جلسے کے بعد جو ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ اس میں لازم ہے کہ ہر ملاقاتی سے بشاشت سے ملا جائے اور ان کی توقعات کو بھی پورا کیا جائے اور جتنا ملاقاتیں تھکاتی ہیں اتنا سارا جلسہ نہیں تھکاتا۔ کوئی تصنیف کا کام نہیں تھکاتا۔ میں اپنے بچوں کو بعد میں کہا کرتا ہوں کہ اب میں آرام سے بیٹھا ہوں اب مجھے کھانا دو۔ مجھے پتہ لگے کہ سکون کیا ہوتا ہے اور جن سے مل رہا رہا ہوتا ہوں ان کی جدائی کا غم بھی ہو رہا ہوتا ہے، یہ بھی افسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ جلدی ملاقات ختم کر رہا ہوں، یہ بھی کہیں بد خلقی ہی نہ ہو۔ ان کو تسلی دیتا ہوں، ان کو بتاتا ہوں کہ بہت مجبوریاں ہیں، وقت تھوڑا ہے اس لئے آپ کو رخصت کرنا بھی میری ایک مجبوری ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے۔ ایک عجیب سلسلہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اس کی خاطر جو آپ کام کرتے ہیں ان میں بعینہٖ وہی مضمون جو پیاروں سے ملنے کا ہے آپ کے دل پر جاری بھی ہو جاتا ہے۔ ان سے ملنے کی محبت، اس کی خوشی، ان کی جدائی کا غم لیکن وہ بوجھ جو دل پر ساتھ ساتھ پڑ رہا ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مسیح موعود(-) کو اس کی خبر دے دی تھی اور بعینہٖ یہی حال حضرت اقدس مسیح موعود(-) کا تھا۔ بے انتہا بوجھ اٹھائے ہیں، اتنا کہ ہم آج ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کھانا ان کے لئے خود لے کے آنا، آنے والے سے پوچھنا، اس کو عزت سے بٹھانا اور پھر بہت لمبا عرصہ تک حضرت مسیح موعود(-) گھر سے کھانا لا کر ان کو پیش کرتے رہے۔ اب یہ بتائیں کہ ایک ہوا ہو یا سے کم کس کا حوصلہ ہو سکتا ہے۔ جو لِلّٰہ انقطاع اختیار کر چکا ہو صرف اس کو یہ توفیق مل سکتی ہے۔

اب جو لوگ حضرت مسیح موعود(-) کی صداقت کے نشان ڈھونڈتے پھرتے ہیں (-) ان کو کیا پتہ کہ انقطاع ہوتا کیا ہے۔ ان کو کیا پتہ کہ رضائے باری تعالیٰ کے نتیجے میں کیسے کیسے متضاد حالات سے انسان کو گزرنا پڑتا ہے اور دونوں متضاد حالات بیک وقت سچے بھی ہوتے ہیں۔ یہ کیفیتیں انبیاء کی کیفیات ہیں اور دنیا کے جہلاء ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے مگر ذرا بھی آنکھیں کھول کر دیکھیں تو ان کو یقین ہو جائے کہ یہ شخص جس کے یہ حالات ہیں یہ لازماً اللہ کا برگزیدہ (-) ہے اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔

"غرض کچھ بھی تو نہیں تھا اور میں صرف ایک احد من الناس تھا اور محض گمنام تھا۔ اتنا

اقتباس پڑھ کر میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

(خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا) میں نے ایک گزشتہ خطبے میں اعلان کیا تھا کہ جب مغرب کی نماز کا وقت ساڑھے چار ہو جائے گا اس وقت جمعہ کے اختتام کے وقت عصر کا وقت شروع ہو چکا ہوگا۔ اس لئے جب تک ساڑھے چار سے واپس وقت اوپر نہیں جاتا اس وقت تک آئندہ عام نمازیں نہیں مگر جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز ساتھ پڑھی جایا کرے گی۔ آج بھی ایسا ہی ہوگا لیکن یاد رکھیں کہ جمعہ کی دو سنتیں فرض ہیں کم از کم دو سنتیں۔ اس لئے امید ہے کہ آپ ویسے ہی سنتیں پڑھ چکے ہوں گے مگر اگر کسی نے نہ پڑھی ہوں تو وہ تکبیر کے دوران ہی جلدی جلدی سنتیں ادا کرلے تاکہ جو پہلی دو سنتوں کا فریضہ ہے وہ پورا ہو جائے۔ ورنہ عصر جمع ہو جائے تو پھر مغرب تک سنتیں ادا کرنے کا وقت ہی کوئی نہیں رہتا کیونکہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک پھر کوئی نماز بھی نہیں ہونی چاہئے۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم جنوری 1999ء)

اطلاعات و اعلانات

محترم نسیم سیفی صاحب کے لئے درخواست دعا

○ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل مختلف عوارض سے علیل اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم مرزا قمر بیگ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی نور ماہ عمر 3 سال کو موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے گلے پر ڈور پھر گئی ہے جس سے شدید زخم آئے اور پانچ ٹانکے لگے ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب نمبردار چک نمبر 276/ر۔ب گوکھوال ضلع فیصل آباد جگر اور دیگر عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔

○ محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ نائب صدر لجنہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ شدید بیمار ہیں۔

○ محترمہ گلزار بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبدالواحد صاحب مرحوم بھکر روڈ جھنگ صدر جو کہ حکیم عبدالکریم صاحب مرحوم اسیر راہ مولیٰ کی بہو ہیں پر مورخہ 5۔ جنوری 1999ء کو فالج کا دوسرا حملہ ہوا تھا گو حالت پہلے سے کافی بہتر ہے۔ لیکن قوت گویائی ابھی بحال نہیں ہوئی۔ نیز ان کی پوتی عزیزہ آنسہ پارس بھی پٹھوں کی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع کروائے جانے والے اعلانات کا ریکارڈ رکھا جائے اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ طلباء و طالبات کو ان سے آگاہ کیا جائے نیز جماعتی سنٹرز میں بھی ان کو آویزاں کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات مستفید ہو سکیں۔ جماعتی لیول پر تعلیمی کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ طلبہ کی تعلیم پر گہری نظر رکھی جائے اور مشکلات کی صورت میں انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ تعلیم سے متعلق مسائل کو باہمی مشاورت سے حل کیا جائے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقابلہ بین العلاقہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سال 98-1997ء

○ حسن کارکردگی کی بناء پر مقابلہ بین العلاقہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 98-1997ء، 77-1376ھش میں درج ذیل علاقہ جات نے اعزاز حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ اعزاز ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

اول علاقہ کراچی
دوم علاقہ سرگودھا
سوم علاقہ حیدرآباد
چہارم علاقہ لاہور
پنجم علاقہ فیصل آباد
ششم علاقہ گوجرانوالہ
ہفتم علاقہ راولپنڈی
ہشتم علاقہ بلوچستان
نہم علاقہ سانگھڑ
دھم علاقہ سکھر

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

ہیں۔ گلشن احمدی نرسری ہمیشہ کی طرح ربوہ میں شجرکاری کے سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کر رہی ہے احباب اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لئے ہم سے رجوع کریں
لاہور۔ فون: 5150862-844862

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
سونے اور چاندی کے زیورات بنوانے کا معیاری مرکز
خالد جیولرز
صرافہ بازار پیر محل (ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ)
پروپرائیٹر: محمد صدیق اینڈ سنز
فون دکان: 3385-04656

LIBRA COMMUNICATION SYSTEMS
★ COMPUTER HARDWARE SALES, SERVICE ACCESSORIES & UPGRADATION
★ CD'S ALL TYPE - SOFTWARE, GAMES, AUDIO, VIDEO.
★ HITECH SATELLITE PLUS COMMUNICATION EQUIPMENT & ACCESSORIES.
★ DATA ENTRIES AND SOFTWARE DEVELOPMENT
11, Warrich Plaza,
F-10 Markaz, Islamabad.
E-mail : libra@isb.comsats.net.pk.
Ph : (051) 292396
Fax : (051) 282399

★ ہر قسم کے ماربل سلیب
★ کچن کاؤنٹر ٹائلز
★ کیمیکل پالش کیلئے
رجوع فرمائیں
MARBLES
051-411121
سٹار ماربل انڈسٹریز
پلاٹ نمبر 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر I/9
انڈسٹریل ایریا اسلام آباد
پروپرائیٹر
شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 22۔ فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
23۔ فروری۔ غروب آفتاب۔ 6-03
24۔ فروری۔ طلوع فجر۔ 5-17
24۔ فروری۔ طلوع آفتاب 6-40

عالمی خبریں

سربیا پر حملے نہ ہوئے

نیٹو اور امریکہ کی طرف سے ان دھمکیوں کے باوجود کہ اگر سربیا نے امن معاہدے پر دستخط نہ کئے تو اس کے خلاف فضائی حملے کئے جائیں گے۔ اور اس کے لئے ڈیڈ لائن مقرر کی گئی۔ مگر ڈیڈ لائن گذر گئی۔ سربیا نے معاہدہ پر دستخط نہ کئے اور نیٹو نے کوئی حملہ نہ کیا بلکہ مذاکرات کو کامیاب کرنے کا ایک اور موقع دینے کے لئے تین دن کی توسیع کر دی گئی۔ برطانوی وزیر خارجہ رابن کک نے کہا کہ امن مذاکرات میں کافی پیش رفت ہو چکی ہے امید ہے کہ منگل تک دونوں فریقین کسی حتمی سیاسی سمجھوتے پر متفق ہو جائیں گے۔ واضح رہے کہ سربیا نیٹو کی افواج کے کوسووو میں تعین کرنے کی مسلسل مخالفت کر رہا ہے۔ جبکہ یہ بات واضح ہے کہ اگر افواج متعین نہ کی گئیں تو کسی امن سمجھوتے پر عمل درآمد کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

نائیجریا میں انتخابات

نائیجریا میں 15۔ سال کے بعد فوج کی بجائے سول حکومت کے قیام کے لئے انتخابات ہوئے جس میں 4۔ کروڑ ووٹروں نے حصہ لیا۔ اس کے بعد صدر کا انتخاب ہوگا۔ یہ انتخابات جنرل عبد السلام ابوبکر کے مئی میں سویلین حکومت کی بحالی کے منصوبے کا ایک حصہ ہیں۔

اٹلی کا آتش فشاں

اٹلی میں سسلی کے قریب کوہ ایٹنا کے آتش فشاں سے نکلنے والا لاوا اب آس پاس کی آبادیوں کے لئے خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ اس آتش فشاں نے 2۔ فروری سے لاوا اگلنا شروع کیا تھا۔ جس کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

سعودی عرب دباؤ قبول نہیں کرے گا

سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبد اللہ نے کہا ہے کہ ان کا ملک امریکی دباؤ کے تحت اسرائیل سے کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ ہم ایک آزاد اور خود مختار ملک ہیں کسی بیرونی طاقت کے دباؤ میں نہیں آئیں گے۔ امریکہ کو خوش رکھنے کے لئے ہم اپنی پالیسیوں میں تبدیلی نہیں لا سکتے۔

عبد اللہ اوقلان کے حق میں مظاہرے

ترکی میں کرد لیڈر عبد اللہ اوقلان کی گرفتاری کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ سینکڑوں کردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ لبنان، ایران، قبرص اور کینیڈا میں بھی مظاہرے جاری ہیں۔ ترکی میں ایک کرد ہلاک اور 5۔ زخمی ہو گئے۔

اسامہ کی امداد

اسامہ بن لادن نے فلپائنی مسلمان حریت پسندوں کی امداد کے لئے اسلحہ کی تازہ کھیپ بھجوا دی ہے۔ یہ ہتھیار افغانستان سے بھجوائے گئے ہیں۔ راستہ ملائیشیا اور انڈونیشیا کا ہوگا۔

ملکی خبریں

واجپائی واپس چلے گئے

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی پاکستان کا چوبیس گھنٹے کا دورہ کر کے لاہور سے دہلی واپس چلے گئے۔ وہ بس کے ذریعے پاکستان آئے واہگہ بارڈر پر وزیر اعظم نواز شریف نے ان کا استقبال کیا اور ان کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا مسٹر واجپائی کے امرتسر سے واہگہ تک بذریعہ بس سفر کو عالمی ذرائع ابلاغ نے نمایاں کوریج دی اور ان کا سفر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ پاکستان ٹی وی نے واہگہ بارڈر پر استقبالیہ تقریبات کو لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ پاکستان میں دونوں وزرائے اعظم نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ شاہی قلعے میں ضیافت میں شرکت کی۔ اور اس کے علاوہ دونوں لیڈروں نے تنہائی میں ملاقات کی۔

اعلان لاہور

پاکستان اور بھارت نے بھارتی وزیر اعظم کے دورہ کے اختتام پر جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا ہے اس کو اعلان لاہور کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک جموں و کشمیر سمیت تمام مسائل حل کرنے کے لئے کوششیں تیز کریں گے۔ مسئلہ کشمیر شملے سمجھوتے کے تحت حل ہوگا۔ بیلسٹک میزائل کے تجربات اور ایٹمی جنگ کا خدشہ پیدا کرنے والے ہر غیر معمولی اقدام کی پیشگی اطلاع دی جائے گی۔ پاکستان اور بھارت معاہدوں پر رضامند ہو گئے۔ ایک دوسرے کے اندرونی معاملات پر مداخلت سے گریز کریں گے۔

واجپائی کا بیان

بھارتی وزیر اعظم نے بتایا کہ نواز شریف سے تمام ایٹمی ہتھیار ختم کرنے پر بات چیت ہوئی ہم نے طے کیا ہے کہ اس بارے میں ہم اپنے خیالات کا تبادلہ کرتے رہیں گے۔ استقبالیے سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ ہم بٹوارہ نہیں چاہتے تھے۔ جغرافیہ نہیں بدلا جا سکتا۔ ہمیں مل کر ساتھ رہنا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان پھلے پھولے۔ بہت دشمنی ہو گئی اب صلح ہونی چاہئے۔ اب بھارت مزید ایٹمی دھماکے نہیں کرے گا نہ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل کرے گا۔

جماعت اسلامی کے دفتر پر حملہ

رینجرز اور پولیس کے اہلکاروں نے جماعت اسلامی لاہور کے دفتر پر حملہ کر کے سینکڑوں کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ درجنوں کارکن لہولہان ہو گئے۔ اڑھائی گھنٹے تک ٹمپل روڈ کا علاقہ پولیس کی زبردست شیلنگ کی زد میں رہا۔ کئی کارکن بے ہوش ہو گئے۔ کارکنوں نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ لیکن زبردست شیلنگ کی وجہ سے ان کی مزاحمت ختم ہو گئی۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ اگر اخبار نویس ہمیں نہ نکالتے تو ہم مر جاتے۔ پولیس نے جلسہ کی تمام کرسیاں اٹھا کر پھینک دیں۔ بزرگ کارکنوں کو گھسیٹ کر تشدد کیا گیا۔ کئی کے سر پھٹ گئے۔ ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ 5۔ ہزار اہلکاروں نے پولیس ایکشن میں حصہ لیا۔

کلکتہ ٹیسٹ میں فتح

ایشین ٹیسٹ سیریز کے پہلے میچ میں پاکستان نے زبردست مقابلے کے بعد بھارت کو ہرا دیا۔

ہمارے ہاں حبشی روم کولرز • گیزرز • کوکنگ رینج روم ہیٹرز • ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز اکبر چوک ٹاؤن شپ کالج روڈ نزد لاہور
☎ 5114822 5118096

مکان برائے فروخت: فیکٹری ایریا ربوہ
5 مرلے، 5 کمرے، کچن، باتھ، برآمدہ، ڈبل سٹوری
سوئی گیس، بجلی رابطہ مبارک احمد طاہر
☎ دفتر 212967 | 24۔ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

کوٹھی برائے فروخت
انتہائی جدید تعمیر شدہ۔ تمام سہولتوں سے آراستہ کوٹھی مشتمل بر 4 بیڈ، 5 باتھ 2 ڈرائنگ ڈائننگ TV لاؤنج، امریکن کچن، سٹڈی روم، سٹور، کار پورٹ رقبہ 1/2 2 کنال برلب پختہ سڑک بمع انیکسی مشتمل 6 کمرے 2 باتھ سرگودہا چنیوٹ روڈ پر
رابطہ
051 - 282564
04524 - 212426

ربوہ آئی کلینک
علاج بذریعہ لیزر
- عینک سے نجات
- شوگر کے مریضوں کی نظر گرنے سے روکنے کیلئے علاج بذریعہ لیزر
- سفید موتیا کے اپریشن کے بعد اگر دوبارہ دھندلاپن آئے تو لیزر کی شعاعوں سے نظر پھر صاف ہو سکتی ہے۔
- بعض قسم کے کالے موتیے کا علاج بذریعہ لیزر۔

اپریشن
- الٹراساؤنڈ کی شعاعوں سے سفید موتیا کا اپریشن
- کالا موتیا۔ آنکھوں کا ٹیڑھاپن و دیگر امراض چشم

مشورہ کیلئے ربوہ آئی کلینک دارالصدر غربی ربوہ
فون 04524-211707 سے رابطہ کریں